علم دین کی فضیلت واہمیت

حیرت ہے کہ تعلیم و ترقی میں ہے پیچھے
جس قوم کا آغاز ہی "اقْرَأْ" سے ہوا تھا

نبی مکرم، رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلے وحی کے طور پر نازل ہونے والا لفظ "اِقْرَأْ" ہے۔ قرآن پاک کی پہلی وحی سے علم کی اہمیت وافادیت اور علم کی عظمت وبرتری روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید نے سب سے پہلے جس کی توجہ دلائی ہے وہ پڑھنا لکھنا اور تعلیم وتربیت کے انمول جواہر سے مزین وآراستہ ہونا ہے۔

اللہ تعالی نے نبی مکرم ﷺ کو معلم انسانیت بنا کر مبعوث فرمایا۔ نبی معظم ﷺ نے مسجد نبوی کے صحن میں "صفہ" کے نام سے ایک مدرسے کی بنیاد رکھ کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بطور طالب علم، داخل فرمایا اور خود انہیں تعلیم وتدریس دے کر علم کی روشنی پوری دنیا میں پھیلا دی۔ اسی درس گاہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مفسر ومحدث، فقیہ ومجتہد اور حکمران وگورنر وغیرہ بنے۔ "صفہ" نامی یونیورسٹی سے پھیلنے والی علمی شعاعوں نے پوری دنیا کو روشن وتابناک اور منور ومجلی کر دیا۔ اسی یونیورسٹی کا علمی فیضان ہے کہ دور حاضر میں علم وادب کی روشنی سے پوری دنیا جگمگا رہی ہے۔

رسول اکرم، نبی محتشم، ﷺ نے حصول علم کو ہم پر فرض قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

طلبُ العلمِ فریضةٌ علی کلِّ مسلمٍ. (مشکوۃ المصابیح، کتاب العلم)

علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

علم کی فضیلت وعظمت اور اس کے حصول کی ترغیب و تاکید مذہب اسلام میں جس بلیغ و دل آویز انداز میں پائی جاتی ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی، تعلیم وتربیت، پڑھنا پڑھانا تو انبیاے کرام اور صحابہ عظام کی مبارک سنت بھی ہے۔ تعلیم گویا اس دین برحق کا اٹوٹ حصہ ہے۔ پیغمبرِ انقلاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الكلمةُ الحِكْمَةُ ضالَّةُ المؤمنِ، فحيثُ وجَدَها فهو أَحَقُّ بها.

(سنن الترمذي، الحديث: ٢٦٨٧)

حکمت و دانائی کی بات مؤمن کی گمشدہ پونجی ہے جہاں اسے پائے وہی اُس کا زیادہ حقدار ہے۔

علم ایک ایسا خزانہ ہے جو بانٹنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہی ہے۔ اس کا اجر وثواب انسان کو پس مرگ بھی ملتا رہتا ہے۔ علم بیمار دلوں کی دوا ہے۔ بے چین دلوں کا چین ہے۔ علم سے نسلیں سنورتی ہیں۔ اس سے خوش گوار معاشرے کی تشکیل ہوتی ہے۔ دینی تعلیم کے ذریعے ہی اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغامات کو پوری دنیا میں عام کیا جاسکتا ہے۔

وقت کا بہت بڑا المیہ ہے کہ ہمارے دلوں سے علم دین کی قدر و منزلت ختم ہوتی جارہی ہے۔ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی اکثریت ہے جو نہ تو خود علم دین سیکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی اولاد، اپنے بھائیوں اور دوسرے رشتے داروں کو اس کی طرف توجہ ورغبت دلاتے ہیں۔ اپنی اولاد اور بھائیوں کے روشن و تابناک مستقبل کے لیے دنیوی علوم و فنون تو سکھا رہے ہیں مگر دینی تعلیم دلا کر اپنی اور اپنے بچوں اور

بھائیوں کی آخرت بہتر بنانے کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے۔ بچہ اگر بیدار مغز، ذی شعور، زیرک اور ذہین وفطین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، کمپیوٹر ایکسپرٹ اور آئی اے ایس بنانے کے لئے موٹی سے موٹی رقم بھی خرچ کر دیتے ہیں۔ اور ماتھے پر بَل نہیں آتا۔ اگر بچہ کند ذہن، معذور اور شرارتی ہو تو جان چھڑانے کے لیے کسی مدرسے میں داخل کرادیتے ہیں۔

موجودہ دور میں علم دین کی اہمیت و افادیت اور ضرورت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس بات کا اندازہ موجودہ صورت حال سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

آج دنیا چاند کا سفر کر رہی ہے۔ لوگ آفتاب پر کمندیں ڈال رہے ہیں۔ راکٹوں کے ذریعے پوری دنیا کا سفر چند لمحات میں طے کیا جارہا ہے۔ لوگ شمس وقمر پر آباد ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ سب علم کا کرشمہ ہے۔ علم نہ ہوتا تو چاند کا سفر نہ ہوتا۔ علم نہ ہوتا تو راکٹوں کا سفر ناممکن تھا۔ علم نہ ہوتا تو دنیا شمس وقمر کے نظام سے آشنا نہ ہوتی۔ یہ روز افزوں ترقیاں علم کی بدولت ہی ہیں۔ علم ہی سے انٹرنیشنل لیبل پر جدید جنگی آلات تیار کر کے فروخت کیے جارہیں۔

یہ ہوائی جہاز، خلا میں پروازیں، راکٹ اور سائنس کی جلوہ سامانیاں علم کی وجہ سے ہی ہیں۔ غرض یہ کہ دین ودنیا کی فلاح و کامرانی علم کی وجہ سے ہے۔

ایک طرف دنیا کا یہ شاندار کارنامہ ہے اور دوسری طرف قوم مسلم کا یہ حال ہے کہ دنیوی ترقی تو کجا، دین سے اس قدر دوری پائی جارہی ہے کہ دین کے ضروری مسائل اور نماز، روزہ کا طریقہ تک نوجوانوں کو معلوم نہیں۔

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثُریّا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

جان لیں کہ علم دین خوشنودیِ رحمٰن کا سبب ہے۔انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی میراث ہے۔قربت الٰہی کا راستہ ہے۔گناہوں سے بچنے کا ذریعہ اور خوف خدا کو بیدار کرنے کا عظیم الشان نسخۂ کیمیا ہے۔اس لیے ہمیں چاہیے کہ علم دین سے اپنا اور اپنی نسلوں کا رشتہ مضبوط رکھیں۔کیونکہ علم نور ہے۔علم روشنی ہے۔علم اجالا ہے۔علم زندگی ہے جبکہ جہالت موت ہے۔علم سراپا خیر و برکت ہے۔علم رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔علم فلاح و کامرانی کا مضبوط قلعہ ہے۔علم صدقہ جاریہ ہے،۔علم وہ خط امتیاز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب و کامران اور خوشگوار ہوتی ہے۔علم ہی سے دنیا و آخرت دونوں سدھرتی اور سنورتی ہیں۔علم ذریعۂ نجات اور جنت میں داخلے کا ضامن ہے۔دنیا و آخرت کی بھلائی علم کے ساتھ ہے۔علم باعث عزو شرف ہے۔علم لازوال اور بیش بہا نعمت ہے۔علم انسان کو مہذب و با اخلاق اور صاحب کردار بناتا ہے۔

علم کی اہمیت وفادیت بیان کرتے ہوئے حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

علم کی اہمیت کا مسئلہ ایسا متفق علیہ ہے کہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ جاہل سے جاہل بھی علم کو بڑی اہم اور عظیم دولت سمجھتا ہے۔ دنیا کا علم بھی عزت و اقتدار کا ضامن ہے چہ جائے کہ علمِ دین۔ علمِ دین وہ دولتِ عظمٰی اور عظمتِ کبری ہے کہ وہ انسان کو اشرف المخلوقات اور ممتازِ کائنات بناتی ہے مگر علم پر عامل ہونا شرط ہے_،،

(حافظ ملت نمبر:ماہ نامہ اشرفیہ مبارک پور،جون تا اگست ۱۹۷۸ء، ص:۷۹)

علم دین کی قدر و منزلت اور اہمیت و افادیت میں بے شمار آیات و اَحادیث وارد ہیں، سر دست ہم بعض احادیث بیان کرتے ہیں.

علم ہر چیز سے بہتر ہے:

سرکارِ دوعالم نورِ مجسم ﷺ ایک صحابی رضی اللہ تعالی عنہ سے محوِ گفتگو تھے کہ آپ ﷺ پر وحی آئی کہ اس صحابی کی زندگی کی ایک ساعت باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقت عصر کا تھا۔رحمتِ عالم ﷺ نے جب یہ بات اس صحابی کو بتائی تو انہوں نے مضطرب ہوکر التجا کی : یارسول اللہ!ﷺ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو اس وقت میرے لیے سب سے بہتر ہو۔تو آپ نے فرمایا: علمِ دین سیکھنے میں مشغول ہوجاؤ۔چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ علم سیکھنے میں مشغول ہوگیے اور مغرب سے پہلے ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر علم سے افضل کوئی شے ہوتی تو رسولِ مقبول ﷺ اسی کا حکم ارشاد فرماتے۔(تفسیر کبیر،ج۱:۴۱۰)

علما پر رحمتوں کا نزول:

❁ حضور سرورِ کون و مکاں، نبیِ رحمت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص نے حصول علم کے لیے صبح کی اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا۔ اور فرشتے اس کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے فرشتے اس کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں۔ عالم کی فضیلت و برتری جاہل پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ علما انبیائے کرام کے جانشین اور وارث ہیں۔ انبیائے کرام نے درہم ودینار کا وارث نہیں بنایا انہوں نے علم کا وارث و جانشین بنایا ہے۔ جس نے علم حاصل کیا اس نے بڑا حصہ لیا۔ **مزید فرمایا :**

''موتُ العالِمِ مصیبةٌ لا تجبرُ، وثُلمةٌ لا تُسدُّ، ونَجمٌ طُمِسَ، موتُ قبیلةٍ أیسرُ من موتِ عالِمٍ۔''

عالم دین کی موت ناقابل تلافی نقصان ہے۔ عالم کی موت ایسا رخنہ و شگاف ہے جسے بھرا نہیں جا سکتا۔ عالم کی موت اس ستارے کی مانند ہے جو بے نور ہو گیا۔ پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے زیادہ آسان ہے۔ {جامع بیان العلم وفضلہ، الحدیث ۱۷۹،ص:۱۷۱،دار ابن الجوزیہ، طبعۂ اولیٰ ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء}

علم دین کے راستے میں مرنے کی فضیلت :

❁ غیب داں نبی، قاسمِ نعمت ،رحمت عالم، معراج کے دولہا، نوشۂ بزمِ جنت ﷺ کافرمان عالی شان ہے کہ جس شخص کو اس حال میں موت آئی کہ وہ اس نیت سے علم حاصل کر رہا تھا کہ اس سے دین اسلام کو زندہ کرے گا اس کے اور انبیائے کرام علیہم السلام کے درمیان جنت میں ایک درجے کا فرق ہوگا۔ {جامع بیان العلم وفضلہ، الحدیث: ۲۱۹،ص:۲۰۷}

❁ «مُعَلِّمُ الخَیْرِ إذا ماتَ بَکی عَلَیْهِ طَیْرُ السَّماءِ ودَوابُّ الأرْضِ وحِیتانُ البُحُورِ» (تفسیررازی،زیر آیت:علم آدم الأسماء۔)

بھلائی کی تعلیم دینے والے کا جب وصال ہوتا ہے تو اس کی موت پر آسمان کے چرند پرندروئے زمین کے جانور اور سمندروں کی مچھلیاں بھی روتی ہیں۔

❁ ''«مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَماهُ فِي طَلَبِ العِلْمِ، حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهُ عَلَى النّارِ، واسْتَغْفَرَ لَهُ مَلَكاهُ، وإنْ ماتَ فِي طَلَبِهِ ماتَ شَهِيدًا، وكانَ قَبْرُهُ رَوْضَةً مِن رِياضِ الجَنَّةِ، ويُوَسَّعُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ،

ویُنَوَّرُ عَلَی جِیرانِہِ أرْبَعِینَ قَبْرًا عَنْ یَمِینِہِ، وأرْبَعِینَ قَبْرًا عَنْ یَسارِہِ، وأرْبَعِینَ عَنْ خَلْفِہِ، وأرْبَعِینَ أمامَہُ۔''

(تفسیررازی، زیر آیت: علم آدم الأسماء۔)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے قدم علم کی طلب میں گرد آلود ہوں اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو جہنم پر حرام فرمادے گا۔ اللہ تعالی کے فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ اگر علم حاصل کرتے ہوئے مرگیا تو شہید ہو کر مرا۔ اور اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوتی ہے۔ اس کی قبر تا حد نظر کشادہ کردی جاتی ہے۔ (طالب علم کے وسیلے سے) اس کے پڑوسیوں کی قبریں روشن کردی جاتی ہیں۔ چالیس قبریں اس کے دائیں جانب۔ چالیس قبریں اس کے بائیں طرف۔ چالیس قبریں اس کے پیچھے اور چالیس قبریں اس کے آگے کے پڑوسیوں کی منور و مجلیٰ کردی جاتی ہیں۔

عالم کا سونا عبادت، سانس لینا صدقہ اور عالم کے آنسو آتش دوزخ کو بجھا دیتے ہیں:

۞ وَنَوْمُ العالِمِ عِبادَۃٌ، ومُذاکَرَتُہُ تَسْبِیحٌ، ونَفسُہُ صَدَقَۃٌ، وکُلُّ قَطْرَۃٍ نَزَلَتْ مِن عَیْنَیْہِ تُطْفِئُ بَحْرًا مِن جَہَنَّمَ. (مرجع سابق)

عالم کا سونا عبادت ہے۔ اس کا علمی مذاکرہ تسبیح۔ اس کی سانس صدقہ اور آنسو کا ہر وہ قطرہ جو اس کی آنکھ سے بہے وہ جہنم کے ایک سمندر کو بجھا دیتا ہے۔

طالب علم دوزخ سے آزاد اور جنتی ہے:

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر رازی جلد اول "علم آدم الأسماء کلھا۔" کے تحت ایمان افروز اور نور ایمان کو جلا بخشنے والی حدیث نقل کی ہے کہ طالب علم نارِ دوزخ سے آزاد اور جنتی ہوتا ہے۔ چنانچہ نقل کرتے ہیں۔

❁ «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عُتَقَاءِ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْمُتَعَلِّمِينَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا مِنْ مُتَعَلِّمٍ يَخْتَلِفُ إِلَى بَابِ الْعَالِمِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ وَبِكُلِّ قَدَمٍ، عِبَادَةَ سَنَةٍ، وَبَنَى لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ، وَيَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَالْأَرْضُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ، وَيُمْسِي وَيُصْبِحُ مَغْفُورًا لَهُ، وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَيَقُولُونَ: هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ»(تفسیر رازی ،زیر آیت:علم آدم الأسماء کلھا۔")

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہنم سے آزاد کیے ہوئے لوگوں کو دیکھنا پسند کرے تو وہ علم حاصل کرنے والوں کو دیکھ لے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جب کوئی طالب علم کسی عالم کے دروازے پر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر حرف اور ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھتا ہے۔ اور اس کے لیے ہر قدم کے بدلے جنت میں ایک شہر تیار کرتا ہے۔ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ زمین اس کے لیے مغفرت طلب کرتی ہے۔ وہ صبح و شام اس حال میں کرتا ہے کہ وہ **بخشا ہوا** ہوتا ہے۔ اور فرشتے علم حاصل کرنے والوں کے لیے گواہی دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ طالب علم جہنم سے اللہ پاک کے آزاد کیے ہوئے ہیں۔

علما زمانے پر حکمرانی کرتے :

۞ ''لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ، وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلَكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ۔'' {سنن ابن ماجه، الحديث :۲۵۷}

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: اگر اہل علم، علم کی حفاظت و صیانت کرتے اور اسے اس کے اہل کے پاس رکھتے تو اس کے ذریعے وہ اپنے زمانے کے لوگوں پر سرداری کرتے، لیکن انہوں نے علم کو دنیاداروں کے لیے خرچ کیا تاکہ ان کی دنیا حاصل کریں تو وہ ان کے پاس حقیر ہوگئے. {یعنی انہوں نے علم کا استعمال دنیا حاصل کرنے کے لیے کیا تو وہ دنیاداروں کے نزدیک ذلیل و حقیر ہوگیے.}

علما شفاعت کریں گے :

اللہ تعالیٰ بروز قیامت عابدوں اور مجاہدوں کو جنت میں جانے کا حکم دے گا تو علما عرض کریں گے : الٰہی! انہوں نے ہمارے بتلانے سے عبادت کی اور جہاد کیا۔ حکم ہوگا تم میرے نزدیک بعض فرشتوں کی طرح ہو، شفاعت کرو تمھاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ علما پہلے شفاعت کریں گے پھر جنت میں جائیں گے۔ {إحياء علوم الدين، ج: ۱، ص: ۲۶}

قیامت کے دن عالم اور عبادت گزار کو لایا جائے گا اور عبادت گزار سے کہا جائے گا ''تم جنت میں میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا کہ تم ٹھہر و اور لوگوں کی شفاعت کرو کیونکہ تم نے ان کے اخلاق کو سنوارا ہے۔ (شعب الایمان، الحدیث: ۱۷۱۷)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے آخری نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب عالم دین اور عبادت گزار پل صراط پر جمع ہوں گے تو عبادت گزار سے کہا جائے گا '' أُدخُلِ الجنةَ، وتَنَعَّم بِعِبادَتِكَ۔'' جنت میں داخل ہو جاؤ اور اپنی عبادت وریاضت کے سبب ناز ونعمت کے ساتھ جنت میں رہو۔ اور عالم سے کہا جائے گا:

'' قفْ هنا فاشفعْ لمنْ أحببتَ، فإنَّك لا تشفعُ لأحدٍ إلا شُفِّعْتَ، فقامَ مقامَ الأنبياءِ۔''

یہاں ٹھہر جاؤ اور جس شخص کی بھی چاہو شفاعت کرو۔ اس لیے کہ تم جس کی بھی شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ عالم انبیائے کرام علیہم السلام کا نائب ہوگا۔ (الجامع الصغیر، الحدیث: ۳۵۱)

علم بخشش ونجات کا ذریعہ ہے:

حدیث میں وارد ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ بندوں کا فیصلہ فرمائے گا تو علما سے فرمائے گا:

''إنّي لم أجعلْ علمي وحلمي فيكُم إلّا وأنا أريدُ أن أغفرَ لَكُم على ما كانَ فيكُم ولا أُبالي۔'' {الترغیب والترھیب ج: ۱، ص:۸۱، معجم طبراني، ج:۲ ص:۸۴، حدیث :۱۳۸۱}

میں نے اپنا علم و حلم تم کو صرف اسی ارادے سے دیا تھا کہ تمہیں بخش دوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کو اٹھائے گا پھر علما کو الگ کرکے ان سے فرمائے گا: اے علما کے گروہ! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لیے تمہیں اپنی

طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمھیں اس لیے علم عطا نہیں کیا تھا کہ تمھیں عذاب میں مبتلا کروں۔جاؤ میں نے تمھیں بخش دیا۔ {جامع بیان العلم وفضله، الحدیث:۲۳۲،ص:۲۱۵}

❁ ''إِنَّ اللّٰهَ تَعالیٰ يَقُولُ يَوْمَ القِيامَةِ: ''يا مَعاشِرَ العُلَماءِ! ما ظَنُّكم بِرَبِّكم ؟ يَقُولُونَ: ظَنُّنا أَنْ يَرْحَمَنا ويَغْفِرَ لَنا، فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ فَعَلْتُ، إِنِّي قَدِ اسْتَوْدَعْتُكم حِكْمَتِي لا لِشَرٍّ أَرَدْتُهُ بِكم، بَلْ لِخَيْرٍ أَرَدْتُهُ بِكم، فادْخُلُوا في صالِحِ عِبادِي إِلى جَنَّتِي بِرَحْمَتِي۔'' (تفسیر رازی،تفصیل سابق)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا ۔ اے علما کے گروہ! تمھارا اپنے رب عزوجل کے بارے میں کیا گمان وخیال ہے؟ علما عرض گزار ہوں گے کہ اے ہمارے رب تعالیٰ! ہمارا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے گا اور ہمیں بخش دے گا۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک میں نے ایسا کر دیا یعنی میں نے تم پر اپنا خاص رحم وکرم کیا اور تمھاری بخشش و نجات کر دی۔میں نے اپنا علم و حکمت تمھیں اس لیے عطا نہیں کیا تھا کہ میں تمھارے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتا ہوں بلکہ اس لیے عطا کیا تھا کہ میں تمھارے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہوں۔ میرے اسی رحم وکرم کے صدقے میں میرے نیک بندوں میں شامل ہوکر میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

❁ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو بر سر عام سونے کے منبر بچھائے جائیں گے۔اُن پر چاندی کے قبے ہوں گے جو موتی، یاقوت اور زمرد سے آراستہ ہوں گے اور ان کے پردے ریشم کے باریک اور موٹے کپڑوں کے ہوں

گے۔پھر اللہ مہربان ورحمٰن کا منادی ندا کرے گا: وہ کہاں ہیں؟ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے امت محمد ﷺ کو علم سکھایا تھا۔(وہ آگے آئیں۔علما سامنے حاضر ہو جائیں گے تو منادی ان سے کہے گا)۔

«اجْلِسُوا عَلَى هَذِهِ المَنَابِرِ فَلا خَوْفَ عَلَيْكم حَتّى تَدْخُلُوا الجَنَّةَ»

تم! سونے کے ان منبروں پر آرام سے بیٹھو۔تمھیں کوئی خوف نہیں۔یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔'' (تفسیر رازی)

امام اعظم، امام محمد اور امام ابو یوسف رضی اللہ عنہم:

اسماعیل ابن ابو رجاء سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد حسن بن شیبانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔حال پوچھا۔انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا: اگر میں تجھ پر عذاب کرنا چاہتا تو علم عنایت نہ کرتا۔اور قاضی القضاۃ حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا حال دریافت کیا۔کہا کہ وہ ہم سے جنت میں دو درجے اوپر ہیں۔اور سراج الامہ کاشف الغمہ، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو کہا کہ وہ ''اعلیٰ علیین'' میں ہیں۔

{رد المحتار، مقدمہ، مطلب: یجوز تقلید المفضول، ج:۱، جامع بیان العلم وفضلہ، ص:۲۱۴}

مجلس علم میں حاضری کی فضیلت:

۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز، ہزار بیماروں کی عیادت اور ہزار جنازوں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔بزم صحابہ میں سے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ کیا علم کی

مجلس میں حاضر ہونا قراءت قرآن سے بھی افضل ہے؟ فرمایا : کیا قرآن بغیر علم کے نفع بخشتا ہے؟ یعنی تلاوت قرآن کا فائدہ بغیر علم کے حاصل نہیں ہوتا (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة)

علم روزی کا ایک سبب:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور اقدس میں دو بھائی تھے۔ ایک نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں علم دین سیکھنے کے لیے آتا تھا اور دوسرا بھائی گھر کا کام کاج کرتا تھا۔(روزی روٹی کماتا تھا) ایک دن کام کرنے والے بھائی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی اس نے سارا بوجھ میرے کاندھوں پر ڈال دیا ہے۔ اسے میرے کام میں میرا ہاتھ بٹانا چاہیے) یہ سن کر معراج کے دولہا، نبی ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دل آویز تبسم کے ساتھ ارشاد فرمایا:

''لعلك ترزق به۔'' شاید! تجھے اس کی برکت سے روزی مل رہی ہے۔''(سنن الترمذی، الحدیث:۲۳۴۵)

طالب علم کے اخراجات برداشت کرنے کی فضیلت میں سبق آموز واقعہ:

دمشق کے ایک جید بزرگ عالم فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں دمشق میں ایک قبرستان ہے جس کا نام'' دحداح'' ہے۔ جو سب کو معلوم ہے جو دمشق کو جانتا ہے وہ اس مشہور قبرستان کو بھی ضرور جانتا ہے۔ اس میں بڑے بڑے علما۔اولیا۔مجاھدین مدفون ہیں۔ اس قبرستان میں ایک گورکن تھا جو قبریں کھودنے اور مردے دفنانے کا کام کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک خاتون اس کے پاس آئی اور کہا کہ اس کے لیے ایک قبر کھود دو۔ اس نے قبر کھودی تھوڑی ہی دیر میں ایک جنازہ آیا جس کے ساتھ لوگوں کی تعداد زیادہ نہ تھی۔

جنازہ پہنچا۔میت کا صندوق کھولا۔میت نکالی اس کو ہاتھ میں لے کر جیسے ہی قبر میں رکھنے لگا اچانک قبر کھل گئی اور جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ بن گئی۔یہ ایک سچا واقعہ ہے کوئی خیالی یا لیلی مجنوں کی کہانی نہیں۔اس نے دیکھا دو آدمی ایک اَسپِ تازی (تیز رفتار گھوڑے) پر آئے اور میت ساتھ لے گئے۔وہ یہ دیکھ کر بے ہوش ہوگیا۔قبر کے اردگرد لوگوں نے یہ منظر نہیں دیکھا صرف اس اکیلے گورکن نے دیکھا۔لوگوں نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا۔تو وہ ہوش میں آیا۔اس سے پوچھا تو اس نے کہا: واللہ میں نے ایسا ایسا دیکھا ہے۔لوگ اس کا وہم سمجھ کر چلے گیے وہ عورت بھی چلی گئی۔

چند مہینے گزرے وہ عورت پھر آئی اور اس گورکن سے قبر کھودنے کے لیے کہا۔قبر کھودی گئی۔میت آئی۔قبر میں رکھا گیا پھر قبر جنت کا باغ بن گئی۔دو فرشتے آئے اور اس کو لے گئے۔اب کی بار وہ بے ہوش نہیں ہوا۔

وہ شخص قبر سے نکلا اس عورت کے پیچھے چل پڑا۔اس سے پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے آئی؟ اس نے کہا: چھوڑو مت پوچھو مجھے اس تکلیف میں رہنے دو۔اس نے کہا مجھے بتاؤ کیا تکلیف ہے؟ تواس عورت نے کہا کہ یہ جس کو دفنایا گیا میرا بیٹا ہے اور اس پہلے جو فوت ہوا تھا وہ بھی میرا بیٹا تھا۔تو گورکن نے کہا: وہ جو پہلے والی میت تھی وہ بھی تمھارا بیٹا تھا؟ کہنے لگی ہاں۔لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟ تو گورکن نے کہا کہ پہلے جو آپ کا بیٹا دفنایا اس کی قبر جنت کا باغ بن گئی اور اب اِس دوسرے کے لیے بھی جنت کا باغ بن گئی۔یہ دونوں کیا عمل کرتے تھے کہ اللہ پاک نے ان کے ساتھ یہ معاملہ کیا؟ کہ ان دونوں کی یہ عظیم کرامت ظاہر ہوئی۔تو عورت نے کہا:

جو پہلا بیٹا تھا وہ دین کا طالب علم تھا۔علم دین حاصل کرتا تھا اور دوسرا بیٹا ترکھان(لکڑی) کا کام کرتا تھااور اپنے بھائی کی دینی تعلیم کے اخراجات اٹھاتا تھا۔ اللہ تعالٰی نے دین کے طالب علم اور اس پر خرچ کرنے والے کے ساتھ کیسا شان والا سلوک فرمایا۔

اس گورکن نے یہ حالت دیکھی تو قبرستان چھوڑا اور" مسجدِ توبہ" میں آگیا۔(دمشق کے جید عالم دین فرماتے ہیں۔)جس مسجد کی خدمت میرے والد۔دادا وغیرہ کرتے آئے۔اس وقت ہمارے دادا اس مسجد میں موجود تھے ان کا نام" شیخ سعید برھانی" تھا۔گورکن ان کے پاس آیا اور کہا میں دین کا علم حاصل کرنا چاہتا ہوں۔تو وہ کہنے لگے اب تیری عمر پنتالیس پچاس سال ہوچکی اب تو علم حاصل کرنا چاہتا ہے؟ساری زندگی بھولا رہا اب یاد آیا؟ تو اس نے ان دوقبروں والوں کا مکمّل واقعہ سنایا۔انہوں نے کہا ٹھیک ہے اللہ پر توکل کر کے شروع کرو۔انہوں علم دین حاصل کرنا عربی گرائمر سے شروع کیا۔یہاں تک کے دمشق کے بڑے علمائے کرام میں شمار ہونے لگے۔" شیخ عبدالرحمن حفار" ان کا نام تھا۔پھر ان کا سارا خاندان علم حاصل کرتا رہا اور علماء کا خاندان شمار ہونے لگا۔ان کے آخری عالم" شیخ عبدالرزاق حفار" دمشق کے بڑے علماء میں شمار ہوئے۔

یہ واقعہ ہمارے لیے ایک سبق آموز اور نصیحت آمیز ہے کہ اللہ تعالیٰ علم دین حاصل کرنے والوں کے ساتھ اس طرح کاعظیم الشان سلوک فرماتا ہے۔ ان کی پریشانیاں دور فرماتا ہے ۔ان کی آخرت خوش گوار بناتا ہے

۔انہیں بے انتہا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور ان کی قبروں کو جنت کے باغیچوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

سوال کرنا حصولِ علم کا ذریعہ ہے:

سوال کرنا علم حاصل ہونے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ۔ حضرت علی المرتضیٰ رضِی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"علم خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابی سوال کرناہے تو تم سوال کرو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے ، کیونکہ سوال کرنے کی صورت میں چار لوگوں کو اجر دیاجاتا ہے۔(1) سوال کرنے والے کو۔(2) سکھانے والے کو۔(3) سننے والے کو۔(4) ان سے محبت رکھنے والے کو۔
(الفقیہ والتّفقہ، باب فی السؤال والجواب وما یتعلّق بہما۔۔۔ الخ، ۲ / ٦١، الحدیث: ٦٩٣)

علم کاایک باب سیکھنا۱۰۰۰ر رکعات نوافل سے افضل ہے:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور پر نور ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا"اے ابو ذر! رضی اللہ عنہ تمھارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو،یہ تمھارے لیے ۱۰۰ر رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اورتمھارا اس حال میں صبح کرنا کہ تم نے علم کا ایک باب سیکھا ہوجس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیاہو،تو یہ تمھارے لیے۱۰۰۰ر نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔(ابن ماجہ،کتاب السنّۃ، الحدیث: ۲۱۹)

زمین وآسمان کارونا:

۞ «بَكَتِ السَّماواتُ السَّبْعُ ومَن فِيهِنَّ ومَن عَلَيْهِنَّ، والأَرَضُونَ السَّبْعُ ومَن فِيهِنَّ ومَن عَلَيْهِنَّ لِعَزِيزٍ ذَلَّ وغَنِيٍّ افْتَقَرَ، وعالِمٍ يَلْعَبُ بِهِ الجُهّالُ»(تفسیر رازی)

ساتوں آسمان اسی طرح ساتوں زمین اور ان کے اندر اور اوپر بسنے والی تمام مخلوق اُس عالم کے لیے آنسو بہاتے ہیں جس کے ساتھ جُہّال کھلواڑ کرتے ہیں۔

عالم جنت میں بلند ترین مقام پر فائز ہوگا:

۞ «مَن تَعَلَّمَ العِلْمَ وتَواضَعَ في العِلْمِ وعَلَّمَهَ عِبادَ اللَّهِ يُرِيدُ ما عِنْدَ اللَّهِ، لَمْ يَكُنْ في الجَنَّةِ أَفْضَلُ ثَوابًا مِنهُ ولا أَعْظَمُ مَنزِلَةً، ولَمْ يَكُنْ في الجَنَّةِ مَنزِلَةٌ ولا دَرَجَةٌ رَفِيعَةٌ نَفِيسَةٌ إلّا كانَ لَهُ فِيها أَوْفَرُ النَّصِيبِ وأَشْرَفُ المَنازِلِ» ''(تفسیر رازی)

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جس نے علم حاصل کیا اور علم میں تواضع و انکساری اختیار کی، اور ثواب کے لیے دوسروں کو علم سکھایا تو جنت میں اس سے بڑھ کوئی اجر و ثواب اور بلند مقام و مرتبے والا نہیں ہوگا۔ اور جنت میں کوئی عمدہ و نفیس اور بلند و بالا مقام و مرتبہ ایسا نہیں ہے کہ عالم دین کے لیے اس میں وافر حصہ اور بلند ترین مقام نہ ہو۔

طلبہ کی روزی اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے:

اللہ کے رسول، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو علم دین حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مشکلات کو آسان فرما دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔ (جامع بیان العلم وفضله)

علم دین رضائے الٰہی کی نیت سے حاصل کرنے والوں کے لئے عظیم الشان خوش خبری اور بشارت نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے خورد و نوش کے اسباب فراہم کرتا ہے، یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں بے شمار مدارس و مکاتب اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم بے شمار طلبہ کے کھانے پینے کا انتظام اللہ تعالیٰ غیب سے کر دیتا ہے۔ یہ بھی واضح حقیقت ہے کہ کامل اخلاص اور محنت ولگن سے علم حاصل کرنے والے لوگ بہتوں سے بہتر و خوشگوار زندگی گزار رہے ہیں، بڑے بڑے افسران و حکمران علما کے در کی جبیں سائی کرتے ہیں، اور ان کی خدمت اپنے لیے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔علما کا یہ وہ بلند ترین مقام و مرتبہ ہے جو دنیا کے کسی بھی بڑے سے بڑے مالدار کو نہ حاصل ہوا ہے اور نہ قیامت تک حاصل ہو سکتا ہے۔ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ.

علم جنت کے راستے کا مینار ہے:

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت کے بارے میں مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں۔

"علم حاصل کرو کیونکہ علم کا سیکھنا خشیت الٰہی کا باعث ہے،اس کی تلاش عبادت، اس کا درس تسبیح، اس کی جستجو جہاد، اس کی تعلیم دینا صدقہ اورعلم کو اس کے اہل تک پہچانا قربت یعنی نیکی ہے۔علم تنہائی اور خلوت کا دوست، خوشی و تنگی میں رہنما، دوستوں میں نائب ،اقربا میں سے قریب اور جنت کے راستے کا مینار ہے۔ اللہ عزوجل اس کے ذریعے بہت سی قوموں کو بلندی عطا فرما کر بھلائی کے کاموں میں قائد اور ہادی بنا دیتا ہے، جن کی

اقتداء کی جاتی ہے وہ اچھے کاموں میں رہنما ہوتے ہیں،ان کے نقش قدم کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کے افعال وکردار کی قدر کی جاتی ہے، فرشتے ان کی صحبت میں رغبت رکھتے ہیں اور انہیں اپنے پروں سے ڈھانپتے ہیں۔ ہر خشک و تر چیز ان کے لئے استغفارکرتی ہے حتی کہ سمندر کی مچھلیاں اور کیڑے مکوڑے،خشکی کے درندے و جانور، آسمان اور اس کے ستارے ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں ۔کیونکہ علم دل کو اندھے پن سے بچا کر قوت بخشتا ہے بندہ اس کے ذریعے نیک لوگوں کی منازل اور بلند درجات کو پا لیتا ہے،اس میں غوروفکر روزہ رکھنے کے برابر اور اس کا درس رات کے قیام کے برابر ہے،علم کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت و فرمانبرداری ہوتی ہے، اسی سے اس کی توحید و بزرگی کا اقرار ہوتا ہے، اسی کے ذریعے صلہ رحمی کی جاتی ہے،علم امام اور عمل اس کا تابع ہے،علم نیک بخت لوگوں کے دلوں میں ڈالا جاتا ہے اور بدبختوں کو اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔“

(لباب الاحیاء، الْمُسْتَطْرَفُ فِي كُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَفٌ، الباب الرابع)

علما سے دشمنی کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و صحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم عالم بنو، یا علم سیکھنے والا بنو، یا ان سے محبت کرنے والا بنو، یا پھر ان کی باتیں سننے والا بنو، پانچواں {یعنی علما سے دشمنی کرنے والا اور ان سے بغض رکھنے والا} نہ بننا، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

” اغْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا، أَوْ مُحِبًّا، أَوْ مُسْتَمِعًا، وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَ، فَتَهْلِكَ ۔“ (مسند بزاز، الحدیث : ۳۶۲۶)

علما کو مزید علم کی تحصیل میں کوشاں رہنا چاہیے:

سرورِ علم ہے کیف شراب سے بہتر
کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

عالم کے لیے ضروری ہے کہ کثرت مطالعہ، کتب بینی اور مزید علم کی تحصیل میں کوشاں رہے، کیونکہ علم ایک بحر ناپیداکنار ہے جس کے مسائل واحکام بے شمار ہیں اور اُن کے شمار واحاطہ کا کوئی ضابطہ بھی نہیں ہے جس کے ذریعہ ان کو حفظ و یاد کر لیا جائے۔ إن الحَوَادِثَ لَا تَكَادُ تَتَنَاهي ولَا ضَابِطَ يَجمَعُ أحكَامَهَا۔ نت نئے مسائل اور ان کے متعلق جدید تحقیقات سامنے آ رہی ہیں، جن کا علم و ادراک صاحب علم کے لیے ناگزیر ہے۔ لہٰذا صاحب علم اپنے علم کے اضافے میں ساعی و کوشاں رہے۔

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال ہوا کہ طلب علم کی ضرورت سب سے زیادہ کسے ہے؟ آپ نے جواب دیا : {طلب علم کی ضرورت سب سے زیادہ اسے ہے} جو سب سے زیادہ صاحب علم ہے، کیونکہ اس سے غلطی ہونا سب سے زیادہ معیوب ہے"۔ {حلیۃ الأولیاء، ج:۷،ص:۲۸۱}

حضرت عروہ بن زبیر اپنے شہزادوں سے فرمایا کرتے تھے : آؤ مجھ سے علم حاصل کرو کیونکہ عنقریب تم جلد ہی قوم میں بڑے آدمی ہو گے۔ میں بھی پہلے چھوٹا تھا اور کوئی پرواہ نہ کرتا تھا۔ لیکن جب جوان ہوا تو لوگ جوق در جوق آنے لگے اور مجھ سے فتوے لینے لگے، اس سے بڑھ کر

اور کیا عیب ہو سکتا ہے کہ آدمی سے اس کے دین کے بارے میں کوئی بات پوچھی جائے اور وہ جاہل نکلے۔{سنن الدارمی،ج:۱،ص:۱۴۸،الحدیث:۵۵۲}۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" تقوے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو علم تمھارے پاس ہے، اس کے ذریعے وہ علم حاصل کرو جو تمھارے پاس نہیں ہے، اور علم کا نقص ہے کہ اس میں مزید اضافے کا خیال نہ ہو، مزید علم کی خواہش نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھا رہا ہے۔"

عن جابر بن عبدالله: إنَّ من معادنِ التقوى تُعلّمُكَ علمَ ما لم تعلم إلى ما قد علمتَ، والنقصُ فيما قد علمتَ قلةُ الزيادةِ فيهِ، وإنما يزهدُ الرجلُ في علمِ ما لم يعلم قلةُ انتفاعِه بما قد علمَ۔'' {میزان الاعتدال للذهبي، ۳۵۸/۴}•

جس قوم کی پہلی وحی '' اِقرَأ ''ہو،جس قوم کا پہلا حکم تعلیم ہو،جس قوم کی پہلی وراثت علم ہو جب وہ اپنی میراث سے منھ پھیر لے تو اس قوم کا مقدر زمیں بوس ہو جانا فطری بات ہے۔'' اِقرَأ ''کے وارثین اسی میدان میں دنیا کی تمام تر اقوام سے پیچھے ہیں۔

علم وحکمت اور صنعت وحرفت کے وہ ذخائر جن کے مالک آج اہل یورپ بنے بیٹھے ہیں ان کے حقیقی وارث مسلمان ہی ہیں، لیکن اپنی غفلت و جہالت اور لاپرواہی کے سبب ہم اپنے تمام حقوق کھو چکے ہیں۔

ڈاکٹراقبال نے کہاتھا۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر وارثِ میراث پدر کیوں کر ہو؟
حیرت ہے کہ تعلیم و ترقی میں ہے پیچھے
جس قوم کا آغاز ہی "اِقرَأ" سے ہوا تھا

خلاصۂ تحریر یہ ہے کہ علم کی وجہ سے علما کو قیامت میں عظیم مرتبہ حاصل ہوگا، علم کے سبب معاشرہ کا ایک عام آدمی بھی نبی کا وارث وجانشین ہوجاتا ہے، علم انسان کو شیطان کے وار سے محفوظ رکھتا ہے، علم کی بدولت ہی ولایت ملتی ہے کبھی بھی کوئی جاہل ولی ہوا ہے اور نہ ہی ولی ہوسکتا ہے، علم قیامت میں لوگوں کی شفاعت کرنے کا حقدار بنائے گا،زمین و آسمان کی ہر چیز عالم کے لئے دعائے خیر کرتی ہے، یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں دعائیں کرتی ہیں۔ علما کا سونا بھی عبادت ہوتا ہے، علم حاصل کرنے کے دوران مرنے والا شہید ہے، علم ہی سے دنیا و آخرت دونوں سدھرتی اور سنورتی ہیں، علم ذریعۂ نجات اور جنت میں داخلے کا ضامن ہے، دنیا و آخرت کی بھلائی علم کے ساتھ ہے، علم باعث عز وشرف ہے، علم لازوال اور بیش بہا نعمت ہے، علم انسان کو مہذب و

باأخلاق اور صاحب کردار بناتا ہے، علم کی وجہ سے سرداری و حکمرانی اور جہاں بانی ملتی ہے۔

جب علم سیکھنے کے اتنے زیادہ فائدے ہیں تو اس سے غفلت و بے توجہی اور بے رغبتی کیوں؟

تو آئیے مل کر علم دین سیکھنے کا پختہ عزم و ارادہ کریں اور آج ہی سے علم دین سیکھنے میں مشغول ہوجائیں۔آج علم دین سیکھنے کے بے شمار ذرائع موجود ہیں تو دیر نہ کریں اور علم دین سیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث بن جائیں، ورنہ عمر نکلنے کے بعد صرف افسوس ہی ہوگا۔اس لیے کہ

رہتا ہے نام علم سے زندہ ہمیشہ داغ
اولاد سے تو بس یہی دو پشت چار پشت

از: عبدالسبحان مصباحی ـ(دھیرج نگر، رامپور)
استاد :جامعہ صمدیہ، دار الخیر ،پھپھوند شریف
رابطہ نمبر: 9808170357, 9682377161